ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار:
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رح
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۶ر شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ
۱۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ٥

(سورۂ فتح آیت ۲۲)

ترجمہ: اور اگر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تم سے جنگ کریں گے۔ تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ پھر نہ کوئی دوست پائیں گے نہ مددگار۔ (یوں مسلمانوں کو دنیوی کامیابی ہوگی۔ یہ سب کچھ دیکھ بھی چکے ہیں)۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ٥

(سورۂ انفال آیت ۱۲)

ترجمہ: وہ وقت یاد کیجئے، جب آپ کے رب فرشتوں پر وحی بھیج رہے تھے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم جما دو ایمان والوں کو۔ میں ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈال رہا ہوں۔ تو تم گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے ہر جوڑ پر (مسلمانوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا کیسی کیسی مدد آئی ہے)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥

(سورۂ نساء۔ آیت ۷۴)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ کے راستہ میں لڑے گا پھر قتل کر دیا جائے گا یا غالب ہو جائے گا تو ہم اس کو اجر عظیم عطا کریں گے۔ (شہید ہوگا یا غازی)

(سورۃ محمد۔ آیت ۴) جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع نہ کریں گے۔ ان کو راہ دکھلائینگے ان کے دلوں کو درست کر دیں گے۔ اور ان کو جنت میں داخل کر دیں گے۔ جو ان کے لئے ممتاز کر رکھی ہے۔

(سورۂ آل عمران۔ آیت ۱۵۷) اور اگر تم اللہ کے راستہ میں قتل کر دئے گئے یا مر گئے تو بیشک اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت ان سب چیزوں سے بہترین ہے۔ جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر تم مر گئے یا قتل کر دئے گئے تو ضرور ہے کہ تم اللہ ہی کی طرف لائے جاؤ گے۔

(سورۂ آل عمران۔ آیت ۱۵۴) جو لوگ اللہ کے راستہ میں قتل کر دئے گئے ہیں تم لوگ ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم محسوس نہیں کر سکتے۔

(سورۂ آل عمران۔ آیت ۱۶۹) جو لوگ اللہ کے راستہ میں قتل کئے گئے تم لوگ ان کو مردہ مت گمان کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اپنے رب کے پاس رزق دئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل عطا فرمایا ہے اس سے بہت خوش ہیں۔ اور بشارت لے رہے ہیں ان ساتھیوں کی جو ان کے پیچھے رہ گئے۔ جو اب تک ان سے نہیں ملے کہ نہ ان پر کوئی خوف ہے نہ وہ غم کرتے ہیں۔

(آل عمران۔ آیت ۷۳) وہ حضرات جن سے لوگوں نے کہا ہے کہ کافر لوگوں نے تمہارے لئے بہت کچھ جمع کر رکھا ہے۔ تم ان سے ڈرتے رہو تو اس بات نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور بولے ہم کو اللہ تعالےٰ کافی ہیں اور وہی بہترین ذمہ دار ہیں۔ تو یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ ایسے لوٹ آئے کہ ان کو کوئی بری بات نہ پہنچی۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے تابعدار بن گئے۔ اور اللہ تعالےٰ بہت بڑے فضل والے ہیں۔

(سورۂ محمد۔ آیت ۷) اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے۔ اللہ تعالےٰ تمہاری مدد کریں گے۔ اور تمہارے قدم جما دیں گے۔

(سورۂ صف۔ آیت ۴) اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے جو اللہ کے راستے میں ایسی صف بن کر جنگ کرتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

(سورۂ توبہ۔ آیت ۱۲۱-۱۲۲) یہ فضل اس لئے ہے کہ نہیں پہنچتی مجاہدین کو اللہ کے راستہ میں پیاس نہ تکان، نہ بھوک۔ اور نہیں قدم رکھتے ہیں۔ ایسا قدم کہ کافروں کا دل چھونک دے۔ اور نہیں حاصل کر لیتے ہیں دشمن سے کچھ بھی، مگر اس کے بدلہ میں ان کے واسطے نیک عمل لکھ لیا جاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالےٰ عمدہ عمل والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتے اور نہیں خرچ کرتے تھوڑا سا یا بہت سا اور نہیں طے کرتے کسی وادی کو مگر ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ ان کے نیک کاموں کی عمدہ جزا عطا فرمائیں۔ (جو لاکھوں گنی ہے)

(سورۂ انفال۔ آیت ۷۴) جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور انہوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی ہے۔ یہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور بہترین رزق۔

(سورۂ نساء آیت ۱۰۴) اور تم لوگ دشمنوں کی طلب میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو ان کو بھی پہنچتی ہے جیسے کہ تم کو پہنچتی ہے۔ اور تم تو اللہ تعالےٰ سے وہ وہ امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے۔

(سورۂ بقرہ۔ آیت ۲۴۹) بہت ہی کم تعداد جماعتیں اللہ تعالےٰ کے حکم سے بڑی تعداد والی جماعت پر غالب ہو چکی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ صبر (یعنی جمے رہنے) والوں کے ساتھ ہیں۔ (آج اس کو سب نے دیکھ لیا)

(سورۂ بقرہ۔ آیت ۲۵۰) اور جب مسلمان جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابل ہو گئے تو دعا کی۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٥ (اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم جما دے۔ اور کافر قوم پر ہماری مدد فرما) تو مسلمانوں نے اللہ کے حکم سے جالوت وغیرہ کو شکست دے دی۔ اور داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے داؤد علیہ السلام کو ملک اور حکمت عطا کی۔ اور جو چاہا، سکھا دیا۔

(آل عمران۔ آیت) نہ کمزور ہو نہ فکر کرو۔ کیونکہ تمہی غالب ہو۔ اگر تم پورے مومن ہو (ایمان کی فوری تکمیل کے لئے کلمہ، توبہ اور دعا کافی ہے۔)

(توبہ۔ پارہ ۱۱) آیت ۱۱۱) نیز اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے ایمانداروں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ اللہ کے راستہ میں لڑتے ہیں۔ جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں (بھی) اور انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی) اور (یہ مسلّم ہے) کہ اللہ تعالےٰ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ سو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے (اللہ تعالےٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے، خوشی مناؤ اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

نشانِ صدیقؓ

وزیر خزانہ محمد شعیب صاحب نے بجٹ پر تقریر فرماتے ہوئے لوگوں کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دے کر ایک اچھی روایت قائم کی ہے۔ اور ہم ان کے اس قابلِ قدر کردار کو گذشتہ شمارے میں خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تاریخِ اسلام کا وہ بے نظیر کردار ہیں۔ جس کی مثال ملنا محال ہے۔ خود سیدِ دوعالم، سرورِ دوعالم، روحِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ تمام روئے زمین میں مشرق سے مغرب تک انبیاء علیہم السلام کے بعد صدیق اکبرؓ کا کوئی جواب پیدا نہیں ہوا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے یعنی میری صحبت میں، خدمت میں اپنا وقت اور میری رضا و خوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا ——

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہم نے اُس کو اس کا بدلہ دے دیا ہے —— ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے جس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ہی دے گا۔ اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے پہنچایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل و خالص دوست بنانا چاہتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا دوست بناتا۔ یاد رکھو تمہارے دوست خدا کے خلیل ہیں۔

نو ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے تاجدار ہرقل کے مقابلہ میں فوجی تیاریوں کا اہتمام فرمایا اور چندہ طلب کیا تو شمعِ نبوت کے پروانوں نے جی کھول کر عطیات دیئے۔ صحنِ مسجد میں نقد روپوں، غلے، کپڑے اور کھجوروں کا ڈھیر لگ گیا۔ عورتوں نے زیورات کے انبار لگا دیئے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سامان سے لدے ہوئے تین سو اونٹ بارگاہِ نبوت میں پیش کئے —— فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ گھر کا آدھا سامان لے آئے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گھر خدا و رسولؐ کے نام کے سوا کچھ بھی باقی نہ چھوڑا اور اس طرح تمام صحابہؓ پر اپنی فضیلت کا شرف قائم رکھا ؎

پروانے کو چراغ، عنادل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس

غرض سیدنا صدیق اکبرؓ خلوص و ایثار، قربانی و جاں بازی، اسلام سے محبت و شیفتگی اور خدا و رسولؐ سے عشق و فرزانگی کی کامل و اکمل تصویر تھے۔ اور تاریخِ عالم کے مطالعہ کے بعد بلا مبالغہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ وہ ہماری تاریخ کے ایک ایسے عظیم ہیرو ہیں جن کی نظیر نہ سابقہ امتوں میں ملتی ہے اور نہ خود اس امت میں موجود ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے بارگاہِ صدیقی میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا ہی مزے کی اور پیاری بات کہی ہے ؎

آں "امن الناس" بر مولائے ما
آں کلیمِ اوّلِ سینائے ما
ہمتِ او کشتِ ملت را چو ابر
ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر

بہرحال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ امم اور خود امتِ مسلمہ پر اہلسنت والجماعت کے مسلّمہ عقائد میں سے ہے۔ اسلام اور امتِ مسلمہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مرہونِ احسان ہے اور زندہ قومیں اپنے محسنوں کو کبھی نہیں بھلایا کرتیں۔ پس لازم ہے کہ ہم اسلام کے اس رجلِ عظیم اور محسنِ کبیر کے کارناموں کو زندہ رکھیں اور نشانِ راہ بنائیں۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے صرف اسی قدر کافی نہیں کہ قومی اسمبلی میں انکا تذکرہ کر دیا جائے بلکہ ضروری ہے کہ ان کے کارناموں کو عام کیا جائے تاکہ عوام میں قربانی و ایثار اور خلوص و للٰہیت کی روح دوڑ جائے اور لوگ ان کے نقشِ قدم پر چلنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی پوری کوشش کریں۔

اس تجویز کو عملی شکل دینے کی ادنیٰ صورت حکومت کی طرف سے یہ ہو سکتی ہے کہ وہ ملک میں سب سے زیادہ قربانی و ایثار کا مظاہرہ کرنے اور گھر کا سارا اثاثہ راہِ خدا میں لٹا دینے والے کو "نشانِ صدیقؓ" کا اعزاز دے اور دوسرے ملکی اعزازات میں "نشانِ صدیقؓ" کا اضافہ کرے۔ حکومت کا یہ اقدام بارگاہِ صدیقی میں خراجِ عقیدت بھی ہوگا اور اس سے لوگوں میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی راہ پر چلنے کی تڑپ اور لگن بھی پیدا ہوگی — اسی طرح راہِ خدا میں گھر کا آدھا مال صرف کرنے والے اور صفاتِ عدل و انصاف اور اوصافِ فاروقی سے متصف ہونے والے اصحاب کو "نشانِ عمرؓ" اور اغنیاء میں سب سے زیادہ ایثار پیشہ لوگوں کو "نشانِ عثمانؓ" دیا جا سکتا ہے —— مزید برآں ہلالِ جرأت اور ستارۂ جرأت وغیرہ اعزازات کے نام بھی آسانی سے نشانِ خالدؓ و نشانِ طارقؒ میں تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر حکومت نے ہماری اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا تو اس سے عوام میں مشاہیرِ اسلام کی راہ پر چلنے کا داعیہ اور قربانی و ایثار کا بے پناہ جوش و ولولہ پیدا ہوگا۔ جس سے ایک طرف خلوص و للٰہیت اور جذبۂ حب الوطنی کی آبیاری ہوگی اور دوسری طرف قوم میں ماضی کی شاندار روایات کو زندہ رکھنے کا جذبہ نشو و نما پائے گا۔

کیا ہم توقع کریں کہ حکومت ہماری ان گذارشات پر صدق دلی سے غور فرمائے گی؟ وما علینا الا البلاغ

المناک حادثہ

چند دن ہوئے قاری عبدالمجید بھاکری خطیب ایل۔او۔ایس نے بذریعہ ٹیلیفون یہ اندوہناک خبر دی کہ محترم ماسٹر محمد امین صاحب (بورسٹل جیل) کا ہونہار صاحبزادہ محمد ریاض فضائی حادثہ میں شہید ہو گیا ہے۔ ہمیں اس خبر کی صحت پر یقین نہ آیا اور ہم نے باوثوق باوثوق ذرائع سے اس کی تصدیق چاہی تو بالآخر یہ اطلاع درست نکلی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا

باقی صفحہ ۹ پر

ابو عبد الرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

دعواتِ لیلۃ القدر

(شعبان کی پندرھویں رات)

یہ وہ مبارک رات ہے جبکہ حق سبحانہ وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر رونق افروز ہو کر اس قدر مغفرت فرماتا ہے کہ جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں پر بال ہیں۔ (حدیث) مشکوٰۃ۔

اس رات بعد غروب آفتاب اللہ تعالےٰ اعلان فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا؟ کہ میں اس کو بخشش دوں ہے کوئی رزق طلب کرنے والا؟ کہ میں اس کو رزق دوں۔ اسی طرح دیگر ضرورت مندوں کو پکارتا ہے۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

اس مبارک رات میں جتنے بچے سال میں پیدا ہونے والے اور مرنے والے لوگ ہیں۔ ان سب کو تحریر کیا جاتا ہے۔ اور اس رات میں لوگوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔ اور ان کے رزق نازل فرمائے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ شعبان کی پندرھویں رات کو عبادت کرو۔ اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں باقی مہینوں کی نسبت نفلی روزے زیادہ رکھا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

مذکورہ بالا احادیث سے اس مبارک رات کے فضائل آپ نے پڑھ اور سن لئے ہیں۔ سو ہمیں چاہئے کہ شعبان کی پندرھویں رات اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں پاکستان کی سالمیت اور درندہ صفت ظالم بھارتیوں کی ہلاکت اور مظلوم کشمیریوں اور مہاجرین کے لئے سربسجود ہو کر نہایت خشوع وخضوع سے دعائیں مانگیں تاکہ اللہ تعالےٰ ہمیں فتح وکامرانی عطا فرمائے۔ آمین۔

شبِ قدر کی دعائیں

(۱) اے خالق ارض وسماء! اے مالکِ بحر وبرّ! اے عصیان شعار کو اپنی آغوشِ رحمت میں لینے والے! اے غفورٌ الرّحیم! ہم ہر طرف سے پھر پھرا کر اور سب سے مایوس وناامید ہو کر تیری بارگاہ میں ایسی حالت میں آئے ہیں کہ ہم نہ ایمان محکم رکھتے ہیں اور نہ حُسنِ عمل کی پونجی، اور نہ طاعت وعبادت کا سرمایہ۔ تیرے بھاگے ہوئے غلام اور نافرمان بندے تیرے در پر صرف ذلت میں ڈوبی ہوئی پیشانیاں، چشمانِ خوں بناک اور پُرسوز قلوب لے کر اس امید پر حاضر ہوئے ہیں کہ ہماری شکستگیٔ دل کو جوڑ دے۔ ہماری درد بھری آواز کو سن لے اور ہمارے مضطرب وبےچین قلوب کو تسکین فرما۔

۲۔ اے فرمانبردار ونافرمان، اور کافر ومسلمان کے خالق ومالک اور رازق! جب آج کل تیرے پسندیدہ دین اسلام پر مصائب کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ اعدائے اسلام تیرے نام لیواؤں سے محض اس وجہ سے برسرِ پیکار ہیں کہ وہ دنیا میں تیری محبت وعبدیّت کا دَور دَورہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور تیرے بندوں کو گھیر گھار کر تیرے دروازہ پر لاگرانا چاہتے ہیں۔

بڑھتی ہوئی آتشِ فتن میں ہم گھر گئے ہیں اور صعوبتیں وکلفتیں اور اذیتیں شبانہ روز ترقی پذیر ہوتی ہیں۔ اور حدِ اعتدال سے تجاوز کر چکی ہیں۔ اور ہمیں چاروں طرف سے مصائب وآلام، آفات وفسادات اور تکالیف وبلیّات نے گھیر لیا ہے۔

۳۔ فاران کی چوٹیوں پر آفتابِ ہدایت کو طلوع کرنے والے ہادی! اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کرنے والے، اور اسلام کے ذریعہ ہدایت کرنے والے! آج اسلام کے نام لیواؤں، اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے داروں اور نام نہاد مسلمانوں نے تیرے اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ احکامِ شریعت کی پابندیوں کو قیدِ سخت سے زیادہ ناگوار سمجھتے ہیں۔ اور وہ معیشت میں، فواحش عیش وعشرت میں، تمنائے دولت میں، دنیا کی محبت میں اور آرزوئے عزت وعظمت میں اس محو ہو رہے ہیں کہ انہیں کبھی عقبیٰ کا خیال اور فکرِ مآل چھو بھی نہیں جاتا۔ واعظین گلا پھاڑ پھاڑ کر چلّاتے ہیں اور وہ کان کھول کر سنتے ہیں۔ مگر اثر خاک نہیں ہوتا۔ تیری نافرمانی کا انجام ومآل دیکھتے ہیں مگر ٹلا دیتے ہیں۔ تیرے احکام وفرامین اور مواعظ ومواعید سنتے ہیں اور پھر کچھ یاد نہیں رکھتے۔ کہنے کو مسلمان جان قربان کرنے کو تیار، مگر جاہلانہ رسموں کی تعمیل کے لئے آمادہ، اور تیرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے کوسوں دُور نہ دین کی پرواہ نہ آخرت کا خوف، نہ تیرا ڈر، نہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خطر، نہ جہنّم کا خیال، وہ ہیں اور غفلت کی میٹھی نیندیں، جوانی کی راتیں ہیں اور فسق وفجور کی مشغولیتیں، کوئی سمجھائے تو بگڑنے کو تیار، کوئی ڈرائے تو مضحکہ اُڑانے پر آمادہ، تیرا ایمان صرف کھلونا، اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صرف کھیل اور دل بہلاوا اسلام کے احکام محض کہانیاں اور صرف اعتقاد میں رکھنے کی چیزیں، وہ بھی سنی سنائیں، دماغ میں عقل ہے مگر بیکار، دل میں حس ہے مگر سویا ہوا، آنکھوں میں روشنی ہے مگر غیر حقیقت بین، ایمان کے دشمن، کفر کے دوست، تجھ سے الگ اور تیرے مخالف سے ملاپ، اپنوں کے دشمن اور غیروں کے دوست،

۴۔ اے نافرمانوں، گردن کشوں کے درد دُکھ اور بپتا کو سننے والے، اے مجیبِ دعوات! صرف اسی پر بس نہیں بلکہ ان کے رہنما اور رہبر بھی بگڑ گئے ہیں۔ نفاق وافتراق، خود بینی اور خود پرستی، بےجا ضد وتعصّب اور نفس پرستی نے امتِ مسلمہ کے پیشواؤں کو گھیر لیا ہے۔ وہ رات دن ایک دوسرے کی تذلیل وتحقیر، تخریب وتدبیر اور تکفیر وتفسیق میں مشغول رہتے ہیں۔ اپنے حلوے مانڈے اور جاہ وعزت کے لئے ان کی پابوسی کرتے ہیں۔ جو تیرے پرستاروں سے بیزار ہیں۔ تیرے دین کی خدمت اور قومی مفاد پر اپنے اغراض کو مقدم رکھتے ہیں ان میں خلوص وایثار نام کو نہیں اور قوم کی تباہی کا ذرہ بھر احساس نہیں۔

۵۔ اے دنیا میں اسلام کا نور پھیلانے والے نور السمٰوٰتِ والارض، حجاز کو حرمت وعظمت کا فخر عطا کرنے والے قدوس! اے آتشِ نمرود کو گلزار کرنے والے قادرِ مطلق! اور اے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم وستم سے بچانے والے! اور ان کو آزادی کی نعمت عطا کرنے والے عاجز نواز! ابھی ہماری تباہی کی دردناک داستان اسی پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ تیرے بندوں اور توحید کے علمبرداروں کے لئے دنیا میں کہیں امن نہیں رہا۔ بھارت کے درندہ صفت ظالموں نے کشمیر وہندوستان کے مسلمانوں پر وہ زہرہ گداز مظالم توڑے ہیں جن کے سننے سے کلیجہ شق ہوتا ہے اور بھیڑیئے بھی پناہ مانگتے ہیں۔

۶۔ راعی ورعایا کے خدا اور ظالم ومظلوم کے منصف! کشمیری مسلمانوں کی تباہی وبربادی کے وہ واقعات ہیں کہ اگر آہ وبکا کی تمام صدائیں، درد وکرب کی تمام چیخیں، اضطراب والم کی تمام پکاریں، سوزش وتپش کی تمام بیقراریاں اور حسرت وتڑپ کی وہ تمام بےچینیاں جو بنی نوعِ انسان سے ممکن ہیں جمع کی جائیں تو ان حوادثِ کبریٰ

باقی صفحہ ۱۱

خطبہ جمعہ ۹ رشعبان المعظم ۱۳۸۵ھ مطابق ۳ ر دسمبر ۱۹۶۵ء

شعبان کی پندرھویں رات

مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

آج ۹ رشعبان المعظم ہے چند دن تک شعبان کی پندرھویں رات آیا چاہتی ہے۔ اس لئے آج اسی کے متعلق بیان ہوگا

خیر و برکت والی راتیں :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالی چار راتوں میں خیر و برکت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ لیلۃ الاضحیٰ، لیلۃ الفطر، عرفہ کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات جس میں اللہ تعالے جل شانہ عمریں رزق اور حاجیوں کے نام لکھتے ہیں۔

یہ راتیں لیلۃ القدر کے علاوہ ہیں۔ جو برکت والی شمار ہوتی ہیں۔

ملک الموت کے روبرو رجسٹر پیش کیا جاتا ہے

عطاء بن یسار سے روایت ہے

اذا کان لیلۃ النصف من شعبان دفع الی ملک الموت صحیفۃ فان العبد لیغرس الغراس وینکح الازواج ویبنی البنیان وان اسمہ قد نسخ فی الموتی

شعبان کی پندرھویں شب کو ملک الموت کے سامنے ایک رجسٹر پیش کر دیا جاتا ہے۔ اور ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ پورے سال میں مرنے والوں کے نام اس رجسٹر سے نقل کر لو — آدمی کھیتی باڑی کرتا ہے۔ نکاح کرتا ہے۔ مکان بنواتا ہے اور حال یہ ہے کہ اس کا نام مردوں میں لکھا ہوتا ہے۔

شعبان سے شعبان تک :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

تقطع الاجال من شعبان الی شعبان حتی ان الرجل لینکح ویولد لہ وقد خرج اسمہ فی الموتی۔

شعبان سے شعبان تک مرنے والوں کے نام مردوں کی فہرست میں لکھ دیئے جاتے ہیں انسان نکاح کرتا ہے۔ اس کے ہاں اولاد ہوتی ہے مگر اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوا ہوتا ہے

چار راتیں :- اللہ تعالے چار راتوں میں بندوں پر خیر اور رحمت نازل کرتا ہے۔ ذی الحجہ کی دسویں رات، عید کی رات، شعبان کی پندرھویں رات اس رات میں لوگوں کی موت اور ان کا رزق اور حج کرنے والوں کی تعداد لکھی جاتی ہے۔ اور چوتھی عرفہ کی رات ہے۔ عرفہ کی رات میں صبح کی اذان تک بندوں کے ساتھ رحمت و مغفرت کا معاملہ ہوتا رہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور انہوں نے کہا :-

ھذہ لیلۃ النصف من شعبان وللہ فیہ عتقاء من النار بعدد شعر غنم کلب

یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اس میں قبیلہ کلب کی بھیڑوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گنہگار دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہیں۔

دوسری روایت میں ہے۔

ان اللہ عزوجل ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب

اللہ تعالے عزوجل شعبان کی پندرھویں شب کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔ کلب عرب کا ایک قبیلہ ہے۔ جس میں بکریاں اور بھیڑیں کثرت سے ہوتی ہیں

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحمت کی نظر ڈالتا ہے

اذا کان لیلۃ النصف من شعبان اطلع اللہ تعالی الی خلقہ فیغفر للمومنین والمومنات ویملی للکافرین ویدع اھل الحقد لحقدھم حتی یدعوہ۔

جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر نظر ڈالتا ہے۔ اور مردوں اور عورتوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔ کافروں کو مہلت دیتا ہے۔ کینہ پروروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جب تک وہ اپنی کینہ پروری سے باز آجائیں۔

کن لوگوں کو اللہ تعالے رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

ابن قانع کی روایت میں ہے۔

لا ینظر اللہ فیھا الی مشرک ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل ازار ولا الی عاق والدیہ ولا الی مدمن خمر۔

اللہ تعالے اس رات میں مشرک کو اور گود پیٹ کے رشتہ داروں کو منقطع کرنے والے کو، ماں باپ کے نافرمان کو، تکبر کی راہ میں ٹخنوں سے نیچی آزار رکھنے والے کو اور شراب کے عادی کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

مشرک اور کینہ پرور کی کوئی بخشش نہیں۔

عن ابی موسیٰ الاشعری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انّ اللہ تعالیٰ یطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک او مشاحن
(رواہ ابن ماجہ)

ابی موسیٰ اشعری رض سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے البتہ شعبان کی پندرھویں رات کو طلوع فرماتا ہے۔ پس سوائے مشرک اور کینہ پرور کے اپنی ساری مخلوق کو بخشتا ہے۔

زانیہ عورت اور صلہ رحمی قطع کرنے والا بھی بخشش سے محروم رہے گا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک روایت کے مطابق زانیہ عورت اور صلہ رحمی کا قطع کرنے والا بھی بخشش خداوندی سے محروم رہے گا

پس اے برادران عزیز!

ہمیں شرک، کفر، کینہ دوزی، زناکاری، ماں باپ کی نافرمانی، شراب خوری، تکبر اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے ورنہ ہم خدا کی رحمت سے محروم رہیں گے۔ اور اللہ کی نظر شفقت ہم پر نہیں پڑے گی۔

پندرھویں شب کو کیا کرنا چاہیئے؟

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالی ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفرٍ فاغفر لہ الا من مسترزقٍ فارزقہ الا من مبتلی فاعافیہ الا من کذا الا من کذا حتیٰ یطلع الفجر

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی

ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں رات ہو۔ پس رات کو قیام کرو (یعنی نماز پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو۔ کیونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ پس فرماتا ہے۔ خبردار! ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔ خبردار! ہے کوئی رزق لینے والا۔ کہ اس کو رزق دوں۔ خبردار! کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسے چھڑا دوں۔ خبردار! کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے۔ طلوع صبح صادق تک اللہ تعالیٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے۔

حاصل: یہ نکلا کہ:

(۱) اس رات زیادہ سے زیادہ نفلی عبادت کرنی چاہیئے۔

(۲) دن کو روزہ رکھنا چاہیئے۔

(۳) اس رات کو سورج غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک گناہوں پر ندامت کا اظہار کرکے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کی جائے۔

(۴) اپنی دینی اور دنیوی تمام حاجات اپنے مالک حقیقی کے روبرو پیش کی جائیں اور اس کی رضا کا تمغہ حاصل کیا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور ابھی کپڑے نہیں اتارنے پائے تھے۔ کہ یکایک کھڑے ہوگئے اور تشریف لے گئے۔ میں غیرت کی ماری تمام حجروں میں ڈھونڈتی پھری۔ آخر آپ کو بقیع میں پایا۔ آپ قبرستان میں مومنین اور مومنات اور شہداء کے لئے دعا مانگ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہو جائیں آپ اپنے رب کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیا کی حاجت میں مشغول ہوں۔ میں وہاں سے لوٹ آئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تو میں نے سارا قصہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میرے پاس جبریل نے آ کر کہا تھا کہ شعبان کی نصف رات ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ کلاب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ مگر مشرک کینہ دوز، قاطع رحم، مسبل ازار، ماں باپ کے نافرمان اور دائم الخمر کو نہیں بخشتا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے رکھے اور مجھ سے فرمایا۔ اے عائشہ اگر تم اجازت دو تو میں اس رات خدا تعالیٰ کی عبادت کر لوں۔ میں نے عرض کیا۔ بڑی خوشی سے۔ آپ کھڑے ہوگئے اور نماز میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ کہ میں سمجھی وفات ہو گئی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں کو ہاتھ لگایا تو آپ نے حرکت کی۔ میں خوش ہوئی اور یہ سمجھی کہ آپ زندہ ہیں۔ اور میں نے سنا کہ سجدے میں دعا فرما رہے ہیں۔

اعوذ بعفوک من عقابک و اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ بک منک جل وجھک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔

جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ رات کو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ فرمایا یہ کلمات سیکھ لے اور دوسروں کو بھی سکھا دے مجھے جبریل نے یہ کلمات سکھائے ہیں اور مجھ سے کہا ہے کہ میں ان کلمات کو سجدہ میں بار بار پڑھا کروں۔ (بیہقی)

حضرت ابو الحسن رح فرماتے ہیں۔

اس رات کو وہ دعا شب قدر کے متعلق وارد ہوئی ہے۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدنیا والاخرۃ

چونکہ یہ رات شب قدر کے بعد سب سے افضل رات ہے اس میں یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

کتاب البرکات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص شعبان کی پندرہویں تاریخ کو بارہ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو اس کی تمام سیاہ کاریاں مٹادی جائیں گی اس کی طبعی عمر میں برکت عطا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رات کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ برادران اسلام

مسلمان اللہ کے دین کا سپاہی اس نے اللہ کی غلامی اور بندگی کا پٹہ اپنی گردن میں ڈال رکھا ہے وہ ایک گھڑی ایک دن ایک ماہ یا کسی خاص مدت کے لئے غلام نہیں، بلکہ ہمہ وقت بندگی اس کا نصب العین ہے۔ اسے زندگی بھر فرائض بندگی انجام دینے ہیں۔ دوسرے مذاہب والے اپنے تہواروں میں رنگ رلیاں مناتے ہیں کھیل تماشا رچاتے ہیں۔ لیکن مسلمان اپنے دن یادِ خداوندی میں گزارتا ہے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے۔ اور حقوق العباد بھی اللہ کی رضا کے لئے ادا کرتا ہے چنانچہ اس کا شب براۃ کا پروگرام بھی یہ ہے کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو یاد الٰہی سے اپنے دل کو زندہ رکھے۔ آتشبازیوں اور اس قسم کے دوسرے خرافات سے اسے دور کا بھی سروکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرماوے اور ہمارے دل کو اپنی یاد سے آباد رکھے۔ آمین یا الہ العالمین۔

بقیہ: صک۳ المناک حادثہ

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحوم محمد ریاض پاکستانی فضائیہ میں پائیلٹ آفیسر تھا۔ اور طبعاً اپنے والد محترم کا عکس جمیل اور ان کی تمناؤں کا مرکز تھا چند ماہ ہوئے امریکہ سے خاص تربیت حاصل کرکے لوٹا تھا اور حالیہ جنگ میں بہادرانہ حصہ لے چکا تھا۔ اور ملک قوم کو مرحوم سے کافی توقعات تھیں۔ لیکن افسوس کہ

وہ پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا

کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

ہمیں علم ہے کہ محترم ماسٹر صاحب کے قلب پر مرحوم کی جدائی سے کیا واردات گذری ہوگی۔ ہم خود اس تصور سے کانپ اٹھے۔ ہمارے کان یہ المناک خبر سننے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ قلب و ذہن نے ایک لمحہ کے لئے کام کرنے سے ابا کیا۔ اور بالآخر ہمیں تقدیر کے فیصلہ کے سامنے سپر انداز ہونا پڑا ہے

ہائے او موت تجھے موت ہی آئی ہوتی

ہم اس عظیم سانحہ میں ماسٹر جی اور ان کے خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں، ان کے غم کو اپنا غم سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ خود کو بھی تعزیت کا مستحق جانتے ہیں ——

ادارہ خدام الدین سے ماسٹر جی کا تعلق قارئین خدام الدین سے چھپا ہوا نہیں اور اس نسبت سے ہم قارئین خدام الدین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کے لئے ایصال ثواب کریں اور اللہ رب العزت سے دعا کریں کہ وہ ماسٹر صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمد شفیع عمرالدین (حیدرآباد)

انسان کو اپنی پیدائش کے مقصد سے غفلت نہ برتنی چاہیئے

(قسط ۱)

ماخلقت الجن والانس ایں بخواں
جز عبادت نیست مقصود از جہاں (مولانا رومؒ)

اے غافل دل! اپنے خالق حقیقی اللہ جل شانہٗ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے اس فرمان پر غور کر جو تجھے تیری پیدائش کے مقصد سے آگاہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝

(الذّٰریٰت - آیت ۵۶)

ترجمہ: اور میں نے جنّ اور انسان کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے۔

حاشیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ

یعنی ان کے پیدا کرنے سے شرعاً بندگی مطلوب ہے۔ اس لئے خلقۃً ایسی استعداد رکھی ہیں۔ کہ چاہیں تو اپنے اختیار سے بندگی کی راہ چل سکیں یوں ارادہ کونیہ قدریہ کے اعتبار سے تو ہر چیز اُس کے حکم تکوینی کے سامنے عاجز اور بے بس ہے۔ لیکن ایک وقت آئے گا جب سب بندے اپنے ارادہ سے تخلیق عالم کی اس غرض شرعی کو پورا کریں گے۔

حاشیہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

اور میں نے جنّ اور انسان کو (دراصل) اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔ (اور تبعاً و تکمیلاً للعبادہ خلقت جنّ و انس پر دوسرے منافع کا مرتب ہونا اس کے منافی نہیں۔ اور اسی لئے بعض جنّ و انس سے عبادت کا صادر نہ ہونا بھی اس مضمون کے منافی نہیں کیونکہ حاصل اس لیعبدون کا ارادۂ تشریعیہ ہے۔ نہ کہ ارادہ تکوینیہ۔ اور تخصیص جنّ و انس کی اس لئے کہ عبادت سے مراد عبادت بالاختیار و ابتلاء ہے۔ اور ملائکہ میں ابتلاء نہیں اور دوسری مخلوق میں اختیار نہیں حاصل ارشاد کا یہ ہے کہ مجھ کو مطلوب شرعی ان سے عبادت ہے۔

جب یہ بات بالکل واضح ہو گئی۔ کہ بندے کا مقصد اس جہان میں آنے کا صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا ہے تو اسے مرتے دم تک اس نصب العین کی تکمیل میں لگے رہنا چاہیئے۔

اندریں رہ میتراش و میخراش
تادم آخر دمے فارغ مباش

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ۝

(الحجر - آیت ۹۹)

ترجمہ: اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔ یہاں تک کہ موت آ جائے۔

مال و اولاد

خبردار! مال و اولاد کے دھندوں میں پھنس کر اس مقصد حیات کو نہ کھو دینا۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (المنٰفقون آیت ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

حاشیہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

یعنی آدمی کے لئے بڑے خسارے اور ٹوٹے کی بات ہے کہ باقی کو چھوڑ کر فانی میں مشغول ہو۔ اور اعلیٰ سے ہٹ کر ادنیٰ میں پھنس جائے۔ مال و اولاد وہی اچھی ہے جو اللہ کی یاد اور اس کی عبادت سے غافل نہ کرے۔ اگر ان دھندوں میں پڑ کر خدا کی یاد سے غافل ہو گیا تو آخرت بھی کھوئی اور دنیا میں بھی سکون و اطمینان نصیب نہ ہوا۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ۝

(طٰہٰ - آیت ۱۲۴)

ترجمہ: اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہو گی۔ اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

موت

لہٰذا مرتے دم تک "عبدیت" کا حق نبھاتے رہئے۔ کیونکہ سب کو مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ قف ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (العنکبوت - آیت ۵۷)

ترجمہ: ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر ہمارے ہی پاس پھر کر آؤ گے۔

مگر اے مسلمانو! تمہارا جینا اور مرنا اسلام پر ہونا چاہیئے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران - آیت ۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیئے۔ اور نہ مرو۔ مگر ایسے حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

اس لئے موت کے آنے سے قبل کچھ کر لو۔ جب پیغام اجل آ گیا تو ایک لمحہ کی بھی فرصت نہ ملے گی۔

وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ (المنٰفقون - آیت ۱۱)

ترجمہ: اور اللہ کسی نفس کو ہرگز مہلت نہیں دے گا جب اس کی اجل آ جائے گی۔

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ (النحل - آیت ۶۱)

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی بے انصافی پر پکڑے تو زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑے۔ لیکن ایک مدت مقرر تک انہیں مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام مولٰنا عثمانیؒ

[illegible] اگر خدا تعالیٰ [illegible] کی گستاخی اور [illegible] پکڑنا اور سزا دینا شروع کر دے تو چند گھنٹے بھی زمین کی یہ آبادی نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ اس میں بڑا حصہ ظالموں اور بدکاروں کا ہے۔ اور چھوٹی موٹی خطا و قصور سے تو کوئی خالی ہوگا۔ [illegible] جب سب خاطی و بدکار فوراً ہلاک کر دئے گئے تو صرف معصوم انبیاء کے زمین پر بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ ان کا ملائکہ معصومین کے ساتھ رہنا زیادہ موزوں ہے۔ جب نیک و بد انسان دونوں زمین پر نہ رہے تو دوسرے حیوانات کا رکھنا بے فائدہ ہوگا۔ کیونکہ وہ سب بنی آدم کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ نیز فرض کیجئے خدا نے انسانوں کے ظلم و عدوان پر بارش بند کر دی تو کیا آدمیوں کے ساتھ جانور نہیں مریں گے؟ بہرحال خدا اگر بات بات پر دنیا میں پکڑے۔ اور فوراً سزا دے تو اس دنیا کا سارا قصہ منٹوں میں تمام ہو جائے۔ مگر [illegible] اپنے علم و حکمت سے

ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ مجرموں کو توبہ و اصلاح کا موقعہ دیتا ہے۔ اور وقت موعود تک انہیں ڈھیلا چھوڑتا ہے۔ جب وقت آپہنچا پھر ایک سیکنڈ اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔

(تنبیہ) بعض مفسرین نے "مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ" سے خالص دابۃ ظالمہ مراد لیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو مطلب واضح ہے۔ کوئی اشکال نہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرات انبیاء علیہم السّلام کی تعلیم کا خلاصہ

سب حضرات انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کرنے کی تعلیم اپنی اپنی قوم کو دی ہے۔ مثلاً

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ (اعراف۔ آیت ۵۹)

ترجمہ : اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۲۔ قوم عاد کو حضرت ہود علیہ السلام بھی پیغام سنا رہے ہیں :۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (اعراف۔ ۶۵)

ترجمہ : اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ سو کیا تم ڈرتے نہیں؟

۳۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی قوم ثمود کو عبادتِ الٰہی کی طرف بلاتے ہیں :۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ (اعراف۔ آیت ۷۳)

ترجمہ : اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہیں تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے۔

۴۔ حضرت شعیب علیہ السلام بھی اہلِ مدین کو اللہ تعالےٰ کی بندگی کی طرف بلا رہے ہیں۔ اور حقوق العباد ٹھیک رکھنے کی تلقین کرتے ہیں۔

(ا) يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (اعراف۔ آیت ۸۵)

ترجمہ : اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل پہنچ چکی ہے۔ سو ماپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم ایمان دار ہو۔

(ب) يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ (العنکبوت۔ آیت ۳۶)

ترجمہ : اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اور قیامت کے دن کی امید رکھو۔ اور ملک میں فساد نہ مچاؤ۔

مسلمانوں کو حکم

ہمیں حکم ملا کہ ہم نماز کی ہر رکعت میں من جملہ دیگر باتوں کے اس بات کا اقرار دہراتے رہیں :۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ (فاتحہ : ۴)۔

ترجمہ : ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اور عبادت ہمیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اعلان کروا دیا۔

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ۙ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ۙ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر۔ آیت ۱۱ تا ۱۸)

ترجمہ : کہہ دو مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اس کے لئے خاص رکھوں۔ اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے فرمانبردار بنوں۔ کہہ دو۔ میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں۔ کہہ دو خالص اللہ ہی کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتا ہوں۔ پھر تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔ کہہ دو خسارہ اٹھانے والے وہ ہیں۔ جنہوں نے اپنی جان اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے روز خسارہ میں ڈال دیا۔ یاد رکھو یہ صریح خسارہ ہے۔ ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے بھی سائبان ہوں گے یہی بات ہے جس کا اللہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ شیطانوں کو پوجنے سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے ان کے لئے خوشخبری ہے۔ پس میرے بندوں کو خوشخبری دے دو۔ جو توجہ سے بات سنتے ہیں۔ پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام مولانا عثمانی رح

(۱) (وَاُمِرْتُ لِاَنْ) چنانچہ عالمِ شہادت میں اس امت کے لحاظ سے اور عالمِ غیب میں تمام اوّلین و آخرین کے اعتبار سے اللہ کے سب سے پہلے حکم بردار بندے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) (قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ) یعنی مجھ جیسا معصوم و مقرب بھی اگر بفرضِ محال نافرمانی کرے تو اس دن کے عذاب سے مامون نہیں۔ تا بدیگراں چہ رسد۔

(۳) (فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ) میں تو خدا کے حکم کے موافق نہایت اخلاص سے اُسی اکیلے کی بندگی کرتا ہوں۔ تم کو اختیار ہے۔ جس کی چاہو پوجا کرتے پھرو۔ وہاں اتنا سوچ لینا کہ انجام کیا ہوگا؟ آگے اُسے کھولتے ہیں۔

(۴) (قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ) یعنی مشرکین نہ اپنی جان کو عذابِ الٰہی سے بچا سکے نہ اپنے گھر والوں کو۔ سب کو جہنم کے شعلوں کی نظر کر دیا۔ اس سے زیادہ خسارہ کیا ہوگا۔

(۵) (لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ) یعنی ہر طرف سے آگ محیط ہوگی۔ جیسے گھٹا چھا جاتی ہے۔

(۶) (ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ) یعنی سمجھ لو، یہ چیز ڈرنے کے قابل ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اللہ کے غضب سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیئے۔

(۷) (وَالَّذِيْنَ ..... اَنْ يَّعْبُدُوْهَا) یعنی جنہوں نے شیطانوں کا کہا نہ مانا اور سب شر کا ءسے منہ موڑ کر اللہ کی طرف رجوع کیا۔ ان کے لئے بڑی بھاری خوشخبری ہے۔

(۸) (الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ) یعنی سب طرح باتیں سنتے ہیں۔ پھر ان میں جو بات اچھی ہو اس پر چلتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ خدا کی بات سنتے ہیں۔ اور اس میں جو ہدایات اعلیٰ سے اعلیٰ ہوں اُن پر عمل کرتے ہیں۔ مثلاً ایک رخصت و اباحت کی شِق۔ دوسری عزیمت کی۔ تو عزیمت

بارگاہِ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

مضطر گجراتی

مَیں شب دراز تھا بسترِ پہ ازرہِ تسہیل
خرد کے طاق پہ روشن تھی فکر کی قندیل

سُبک خرام ہوائیں تھیں وِرد میں مصروف
سنا رہی تھیں فضا میں ترانۂ تہلیل

محیطِ ارض و سما تھی تجلّیٔ یوسفؑ
برس رہے تھے مناظر پہ خوابہائے جمیل

بصد تجمّل و شوکت بساطِ گردُوں پر
عمل پذیر تھی تاروں کی دلنشین تمثیل

فراز و پست کی نبضوں میں تھی ہم آہنگی
مزاجِ دشت و جبل میں تھی رونما تعدیل

کسی نے روح کی گہرائیوں میں کروٹ لی
مجھے فلک پہ اُڑا لے گئی مِری تخئیل

نگاہِ شوق نے دیکھا فضائے جنّت سے
تجلّیات سے معمور ایک قصرِ جمیل

طلوعِ شمس عبارت تھا اس کے سائے سے
لطافت اُس کی تھی گویا ہمیشگی کی دلیل

ابد کے کیف کی ضامن تھی اُس کی ہر محراب
ازل کے مرمریں جلووں کے بام و در تھے کفیل

ہر اعتبار سے وہ نور کا مُرقّع تھا
زمیں پہ اُس کا نہ تھا کوئی بھی نظیر و عدیل

ورُودِ قصر کی نیّت سے مَیں بڑھا آگے
کہ اُس کی سیر سے ہو جائے سیر کی تکمیل

یکایک آئی یہ کانوں میں غیب سے آواز
ادب! ادب! کہ ہے یہ بارگاہِ اسمٰعیل

یہ وُہ مجاہد و جانباز ہے کہ جس کے حضور
سلام کہنے کو آتے ہیں غازیانِ جلیل

لہو سے جس کے ہے رنگین بالاکوٹ کی خاک
نمازِ عشق کی، نیزوں پہ جس نے کی تکمیل

یہاں تو اس کے لئے اذنِ باریابی ہے
جو اک نگاہ سے دنیا کو کر سکے تبدیل

یہاں ہے اُس کے لئے فرصتِ پذیرائی
فنا کدوں میں جلا دے جو زیست کی قندیل

فقط ہے اس کو اجازت مشاہدے کی یہاں
جسے عزیز ہو ارشادِ حسُن کی تعمیل

مگر تمہارا ہے کردار ہی جُداگانہ
نہ تم ہو موت پہ غالب نہ زندگی ہے دخیل

تمہاری شام ہے محتاجِ صبح تا امروز
فضا میں سینکڑوں اَدوار ہو گئے تحلیل

قدامتوں کی تہوں میں کڑک رہے ہو ابھی
جہاں بدل گیا، لیکن نہ تم ہوئے تبدیل

وہی جمُود و تعطّل، وہی گمانِ خرابی
وہی جواز میں حیلہ طرازی و تاویل

بنامِ مصلحت اعراض ہے حقائق سے
جنونِ عقل، حقیقت کا بن گیا ہے کفیل

بھُلا دیا یہ بصیرت فزا سبق تم نے
کہ خوں میں ڈوب کے پاتی ہے زندگی تشکیل

بڑا ستم ہے کہ توحید آشناؤں کو
جُھکا لیں پاؤں پہ مغرب کے شاطرانِ ذلیل

بھڑک رہی ہے جہاں میں پھر آتشِ نمرود
کہاں ہیں خُلد در آغوش زادگانِ خلیلؑ

یہ کائنات مسلماں کی ٹھوکروں میں ہے
اگر ہو فارغِ اندیشۂ کثیر و قلیل

تعلیماتِ نبویؐ کا اثر عورتوں پر!

صحابیات کے مذہبی، اخلاقی اور جنگی کارناموں پر ایک نظر

حضرت ام سلیمؓ کی سخاوت کا کیا کہنا۔؟ ان کے پاس ایک نہایت قیمتی نخلستان تھا۔ مگر آپ نے اس کو بھی دائرہ اسلام میں دے ڈالا تھا۔

آج کل کی عورتوں میں بدقسمتی سے یہ وبا عام پھیل گئی ہے کہ وہ معمولی ضرورت کے وقت بھی لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا دیتی ہیں۔ لیکن صحابیاتؓ کی حالت ان سے جداگانہ تھی وہ سخت سے سخت ضرورت پر بھی اپنے قریبی اعزا سے سوال کرنا نہیں گوارا کرتی تھیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک لونڈی کی سخت ضرورت تھی۔ آپ اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے لئے تشریف لائیں۔ لیکن لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو شرم سے واپس چلی آئیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ مردہ پر نوحہ خوانی، بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا، مرثیہ خوانی کرنا امر جاہلیت سے ہے۔ اس کی بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے اس لئے صحابیات اس سے بہت بچتی تھیں۔

حضرت حمنہؓ ایک صحابیہ تھیں غزوۂ اُحد میں ان کے بھائی اور ماموں شہید ہوگئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کی شہادت کی خبر دی۔ بجائے اس کے کہ آپ روتیں نہایت سکون و اطمینان سے ان تکلیف دہ خبروں کو سنا اور دعائے خیر کی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ باوجود کہ نہایت ضعیف تھیں۔ اور نہایت سن رسیدہ تھیں۔ مگر صدیقی خون رگوں میں دوڑ رہا تھا۔

حجاج نے جب آپ کے لخت جگر عبداللہؓ کو شہید کر کے ایک بلند مقام پر لٹکا دیا۔ نعش کو لٹکتے ہوئے کئی دن ہو چکے تھے۔ اتفاق سے ادھر سے آپ کا گذر ہوا۔ تو دیکھا کہ نعش لٹک رہی ہے اور چیل کوے گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ تو آپ نے اپنے صبر و ثبات کا وہ ثبوت دیا جو تاریخ اسلام میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا۔ "ابھی تک یہ شہسوار اپنے گھوڑے پر سوار ہے"۔ اس کے بعد نہایت خاموشی سے آگے بڑھ گئیں۔

اللہ رے صبر و ثبات۔ کیا اس میں ہماری موجودہ عورتوں کے لئے درس عبرت ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ تربیت سے یہ نیک صحابیات کا فطرۃ ثانیہ اور زہد و ورع ان کا خمیر بن گیا تھا حضرت زینبؓ اور حضرت حفصہؓ کے متعلق ابن سعد کی یہ رائے ہے کہ وہ صائم النہار و قائم اللیل تھیں۔

حضرت ام سلمہؓ بہت ہی زاہدہ بی بی تھیں ایک بار آپ نے ایک ہار پہنا تھا جس میں سونے کا کچھ حصہ شامل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر کچھ اعتراض سا فرمایا۔ آپ نے اسے فوراً اتار ڈالا۔ اور پھر کبھی نہ پہنا۔

حضرت جویریہؓ کے زہد کا یہ عالم تھا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو مسجد سے گذرے تو دیکھا۔ کہ آپ دعاء و مناجات میں مشغول ہیں۔ پھر جب دوپہر کو واپس ہوئے۔ تب بھی اسی حالت میں پایا۔

حضرت میمونہؓ کے تقوے کو حضرت عائشہؓ کی زبانی منقول ہے کہ وہ ہم سب سے زیادہ متقی تھیں۔

حضرت فاطمہؓ کے زہد و ورع کا کیا کہنا۔ اگرچہ آپ سید الکونینؐ کی صاحبزادی تھیں لیکن چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے تھے۔

اسلام نے شوہر کو بلند مرتبہ رکھا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ "اگر دنیا میں کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"۔ اس بناء پر صحابیاتؓ اپنے ازواج سے غایت درجہ محبت اور حد سے زیادہ اطاعت کیا کرتی تھیں۔ ایک روز ایک بی بی نے حضرت عائشہؓ کے توسط سے دربارِ رسالتؐ میں اپنے شوہر کی شکایت کی کہ وہ میری طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ۔ ان کی پوری اطاعت کرو۔ یہاں تک کہ ان کو خود اپنی بیوی کی تکلیف کا احساس ہوگیا۔

حضرت عاتکہؓ کو اپنے پہلے شوہر حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ سے نہایت محبت تھی۔ چنانچہ جب وہ طائف میں شہید ہوئے تو انہوں نے ایک دردانگیز مرثیہ کہا۔ جس کے ایک شعر کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"میں نے قسم کھائی کہ تیرے غم میں میری آنکھ ہمیشہ پُرنم اور جسم غبار آلود رہے گا"۔

شجاعت سرزمین عرب کا خاصہ تھا۔ اسلام آیا تو اس نے اپنی ہمہ گیر خوبیوں کی بناء پر اس وصف کو بہت زیادہ ابھرنے کا موقع دیا۔

مردوں کا تذکرہ چھوڑیئے عورتیں چند ہی روز میں پیکر شجاعت اور مجسمہ شہادت نظر آنے لگیں۔ ان کے کنارہ عاطفت میں بیٹھنے والی خواتین نے اپنی خداداد شجاعت و بہادری سے دنیا میں ایک ہلچل مچا دی اور زمین و آسمان کو لرزا دیا۔

حضرت ام عمارہؓ ایک بزرگ صحابیہ رضا تھیں۔ ان کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ عین اس وقت جب کہ کفار مسلمانوں کو قتل کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتے چلے آرہے تھے۔ اس وقت آپ نہایت بہادری سے لڑیں۔ جس کی وجہ سے شانے پر کاری زخم لگا۔ یہی خاتون بیعت الرضوان میں شریک تھیں جس میں کفار کے مقابلہ میں جان دینے کی بیعت لی گئی تھی۔ عہد صدیقؓ میں جنگ مسیلمہ میں بھی آپ شریک تھیں اور اس قدر پامردی سے مقابلہ کیا تھا۔ کہ بارہ زخم لگے اور ایک ہاتھ شہید ہوگیا۔

غزوۂ حنین میں کفار نے اس شدت سے حملہ کیا تھا کہ بڑے بڑوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے لیکن حضرت ام سلیمؓ کی بہادری اور جوش و شجاعت کا یہ عالم تھا کہ ہاتھ میں خنجر لئے اس انتظار میں کھڑی تھیں کہ کوئی کافر ادھر سے نکلے اور وہ اس کے پیٹ میں خنجر بھونک دیں۔

غزوۂ خندق میں حضرت صفیہؓ کا ایک یہودی کو انتہائی بہادری سے قتل کرنا ان کے کمال شجاعت کا بہترین ثبوت ہے۔

کیا ہم اسماء بنت یزیدؓ کے حیرت انگیز جنگی کارناموں کو فراموش کر دیں گے۔ جبکہ انہوں نے جنگ یرموک میں تنہا ۹ بہادر رومیوں کو خیمہ کی ایک میخ سے ہلاک کیا تھا۔

جنگ قادسیہ ایک مشہور جنگ ہے جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی قیادت میں ایرانیوں کے مقابلہ میں ہوئی تھی۔ مسلم خواتین کا جو جوش تھا اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے ہو سکتا ہے:۔

قبیلہ نخع کی ایک بوڑھی عورت نے جب اپنے بچوں کو جنگ پر جانے کے لئے روانہ کرنا چاہا تو ان جوشیلے الفاظ میں مختصر سی تقریر کی:۔

"پیارے بچو! تم اسلام لائے تو پھرے نہیں۔ تم نے ہجرت کی تم کو کسی نے ملامت نہیں کی۔ تمہارا وطن تمہارے ناموافق تھا نہ تم پر قحط پڑا تھا۔ تم نے اپنی بوڑھی ماں کو اپنے ساتھ لاکر اہلِ فارس کے سامنے ڈال دیا۔ خدا کی قسم تم ایک ہی ماں کی اولاد ہو جاؤ۔ اور شروع سے آخر تک لڑو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکے جی توڑ کر خوب لڑے اور فتحیاب ہوئے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

بقیہ: دعواتِ لیلۃ القدر

کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔

۷۔ مولائے کریم! یہ سب کچھ ہے مگر رونا اور سر پھوڑنا تو یہ ہے کہ مسلمان اب بھی اس تباہی کو محسوس نہیں کرتے۔ جہاں ان کو ذرا بھی اس تکلیف سے چین ملتا ہے وہ پھر تیری آزمائش کو بھول جاتے اور فوراً فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے اور ان کو ایسی جلد نیند آجاتی ہے۔ گویا جو کچھ ہو گیا وہ ایک خواب تھا۔

۸۔ بارِ الٰہا! مسلمانوں پر جو آفت آئی وہ تو ایسی تھی کہ نہ صرف یہی نسلیں بلکہ آئندہ بھی اس سے عبرت حاصل کرتیں۔ اور تیرے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہر اُس کام سے نفرت کرتیں جن سے تو ناراض ہوتا ہے۔

۹۔ اے احکم الحاکمین! کشمیر کے پچاس لاکھ مسلمانوں کو بھارتی سامراج سے آزاد کر۔ بھارتی حکمرانوں کی لعنت کو مکمل طور پر ختم کر۔ پاکستان کے دس کروڑ، دنیا کے جمہوریت پسندوں اور امن کے خواہش مندوں کو تعاون کی توفیق عطا فرما اور مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرا دے۔ کشمیری عوام کو بھارتی استبداد کے پنجہ سے رہائی عطا فرما۔ اور ان کے وطن کو آزاد فرما۔

۱۰۔ اے مالک الملک! بھارتی سامراج کا سر کچلنے کے لئے عوام کو متحد اور ہوشیار کر۔ امریکہ روس اور برطانیہ کو بھارت سے متنفر فرما۔

۱۱۔ اے خداوند عزّ وجلّ! بھارت نے پاکستان پر اچانک جارحانہ حملہ کیا اور ناحق خون کی ندیاں بہائیں۔ اور بورڈرز کے نہتے مسلمانوں کو نیست و نابود کیا۔ ان کو اپنے گھروں سے اُجاڑا اور گولیوں کا نشانہ بنایا۔

۱۲۔ اے قادرِ مطلق اور مالک الملک! تُو نے اسلام کی لاج رکھ لی۔ جب صدرِ مملکت نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھ کر جنگ کا اعلان کیا۔ سترہ روزہ جنگ میں تُو نے برّیہ، بحریہ اور فضائیہ افواج کے دلوں میں جذبۂ جہاد اور شوق شہادت پیدا کر دیا۔ تُو نے ہی جان فروشی اور فرض شناسی کا احساس پاکستانی افواج میں بخشا۔ اے ذوالجلال والاکرام! تُو نے ہی اس مقدس ملک کی حفاظت اپنے جانباز شہداء کے ذریعہ کرائی۔ انہی قربانیوں کی وجہ سے قوم میں حیاتِ نو کی لہر دوڑ رہی ہے اور ہمارا ملک ظالم اور مکّار دشمن کے پنجہ سے محفوظ ہے۔ آئندہ بھی تمام اسلامی ممالک کو دشمنانِ اسلام سے محفوظ و مامون رکھ۔

مختصر قنوتِ نازلہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ اے اللہ! ہم کو بخش دے اور سب ایمان والوں اور ایمان والیوں کو اور فرمانبردار مردوں اور عورتوں کو۔

وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ۔ اور ان کے دلوں میں الفت ڈال۔ اور ان کے درمیان اصلاح کر۔

وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اور ان کی اپنے دشمن اور اُن کے دشمن پر مدد کر۔

اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ۔ اے اللہ! اُن کافروں پر لعنت ڈال جو تیری راہ سے روکتے ہیں۔ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ۔ اور تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ۔ اے اللہ! اُن کے کلام میں پھوٹ ڈال اور ان کے قدم پھسلا دے۔ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ اور ان پر اپنا عذاب اتار جو گنہگار قوم سے نہ پلٹے۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَهٗ لِاَعْدَائِكَ اِنْتِصَارًا لِاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اَوْلِيَآئِكَ۔ اے اللہ! تو ہمارے دشمنوں کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے جیسے تُو اپنے پیغمبروں، رسولوں، اور اولیاء کی مدد کرتے ہوئے اُن کے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا رہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا اِنْتِصَارَكَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُمَكِّنِ الْاَعْدَآءَ فِيْنَا وَلَا تُسَلِّطْهُمْ عَلَيْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ اے اللہ! ہماری طرف سے بھی ہمارے دشمنوں پر اُسی طرح انتقام لے جس طرح تُو اپنے محبوب اور پیارے بندوں کی طرف سے اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا رہا ہے۔ اے اللہ! تُو ہمارے دشمنوں کو ہم پر مسلّط نہ فرما۔ اور نہ ہمیں ہمارے گناہوں کے بدلے میں اُن کے حوالے فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَنْ تَتَقَبَّلَ مَا بِهٖ دَعَوْنَاكَ وَاَنْ تُعْطِيَنَا مَا سَئَلْنٰكَ وَاَنْجِزْلَنَا وَعْدَكَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ لِعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اے اللہ! ہماری دعائیں قبول فرما۔ اور جو ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں عطا فرما۔ اپنا وعدہ جو تُو نے اپنے مومن بندہ سے کر رکھا ہے اُسے پورا فرما۔ آمین!

اے حیّ وقیّوم! واقعی تو مسلمانوں کا حامی و ناصر ہے۔ تو نے اپنی غائبانہ نصرت و حمایت سے پاکستان کی افواج کے ذریعہ بھارتی افواج کی کمر توڑ دی۔ تیرے محبّان نے اپنی جانیں قربان کیں۔ تیرے ہی فضل و کرم سے سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے اپنے تمام اختلافات ختم کر دئے۔ امراء و غرباء نے دل کھول کر دفاعی فنڈ میں حصہ لیا — اور حُبّ الوطنی کا پورا پورا ثبوت دیا۔

یا اللہ! ہم کو صحیح معنوں میں اسلام کے[۴]

[۴] رنگ میں رنگ۔ اور ہماری اجتماعی اور انفرادی زندگیاں اسلام کے سانچہ میں ڈھال دے۔ اور ہم کو ظالم، مکّار، درندہ صفت دشمنوں سے محفوظ رکھ اور کشمیر کا الحاق پاکستان سے فرما دے۔ آمین!

تعارف وتبصرہ

(نور محمد)

نام کتاب : سدا بہار
مصنف : خادم کیتھلی

کتابت طباعت عمدہ، کاغذ سفید، سرورق خوبصورت رنگدار۔ قیمت۔ ایک روپیہ پچیس پیسے علاوہ ڈاک خرچ
ناشر: مکتبہ غنچۂ ادب حرم گیٹ ملتان

جناب خادم کیتھلی صاحب ایک کہنہ مشق شاعر اور ادیب ہیں۔ زیادہ تر بچوں کی اصلاح و تربیت اور اخلاق و عادات پر نظمیں کہتے ہیں۔

بزمِ غنچۂ ادب ننھے منّے طالب علموں کی ایک علمی و ادبی جماعت ہے۔ جو ۱۹۴۸ء سے قائم ہے اس وقت سے لے کر آج تک یہ جماعت بچوں کی تعلیم و تربیت، ذہنی نشو و نما اور اخلاق و عادات کے فروغ دینے میں برابر کوشاں ہے۔ سدا بہار ایک تقریری مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے بچوں میں اخلاق و ادب کا ذوق و شوق پیدا ہوگا! جناب خادم کیتھلی صاحب کی ذات گرامی بزمِ غنچۂ ادب کے لئے علم و ادب کا ایک روشن مینار ہے۔ پروفیسر عاصی کرنالی نے تقریظ میں کیا خوب لکھا ہے:۔

"وہ بلدیہ ملتان کے جس مدرسے کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوتے ہیں وہ مدرسہ "تربیت گڑھ" اور "اخلاق پورہ" کہلایا جا سکتا ہے وہاں نصابی کتب ایک جزوی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کتاب ہائے دین و اخلاق کا درس زیادہ ہوتا ہے۔ جو فیضانِ نظر اور دل سوزی کے دارالاشاعۃ میں چھپ کر باہر نکلتی ہیں"

سدا بہار مشاعرہ، تمثیل، منظومات، تعمیری اور درس آموز تقاریر وغیرہ کا مجموعہ ہے۔ اور بزمِ غنچۂ ادب ملتان کے رنگا رنگ پروگرام کی روداد ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنّف کی اس محنت کو قبول فرمائے۔

ملک کے تمام سکولوں اور دینی درسگاہوں میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

انتقال پر ملال

حضرت مولانا غلام حسین صاحب شادیہ والے سابق مدرس مدرسہ عربیہ نڑتال و خیر المدارس ملتان و سابق صدر مدرس دار الہدیٰ بھکر حال مقیم عالم آباد بھکر ۱۶ر نومبر ۶۵ء بروز منگل دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں مقام خاص عنایت فرمائے۔ مرحوم بہت بڑے عالم اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔

سید محمود حسن منصور۔ بھکر ضلع میانوالی

انتقال پُر ملال

قاری و حافظ غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ تاندلیانوالہ کے والد کا انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

شریکِ غم محمد علی جانباز صدر مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری

دعائے صحت

محترم خالد سلیم صاحب مرتب مجلس ذکر اور ان کے والد بزرگوار بیمار ہیں۔ قارئین خدام الدین خلوص دل سے ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

درسِ قرآن

واعظ خوش بیان حضرت مولانا قاری عبدالحی صاحب عابد جامع مسجد لوہیاں محلہ ہنجرانواں والہ پرانا شہر شیخوپورہ میں ۱۰ ر دسمبر ۶۵ء بروز جمعہ نماز مغرب کے بعد درسِ قرآن دیں گے۔ عاشقانِ قرآن جوق در جوق تشریف لائیں۔

(ماسٹر عبدالرحمٰن لودھیانوی
صدر مدرسہ حنفیہ تفہیم القرآن شیخوپورہ

مولانا شمس الحق مدظلہ کے جہانیاں میں آمد

اہل جہانیاں اور گرد و نواح کے لوگوں کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ وسابق شیخ الحدیث ڈھابیل و سابق مدیر معارف قلات۔ جہانیاں میں بروز جمعہ ۱۰ ر دسمبر کو جامع مسجد رحمانیہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کا بیان بعد نماز جمعہ پونے دو بجے شروع ہوگا۔ اہل جہانیاں و اہل علاقہ برادرانِ اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ حضرت کے مواعظ سے مستفید ہوکر ثواب دارین حاصل کریں۔ محمد عبید حامی جہانیاں

جمعیۃ تحفظ سنہ ہجری کا اجلاس و انتخاب

۲۹ رجمادی الثانی ۸۵ھ کو جمعیۃ ہذا کے دفتر میں سالانہ اجلاس ہوا جس میں ناظم اعلیٰ قاضی مسعود الحسن اور سرپرست مولانا عبدالرحمٰن کو مقرر کیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ نے سابقہ کارروائی سناتے ہوئے کہا کہ ہم نے گذشتہ سال میں تین سو سے زیادہ خطوط لوگوں کو سن رائج کرنے کی ترغیب کے لئے لکھے اور پانچ سو کیلنڈر مفت تقسیم کئے گئے۔ (ناظم اعلیٰ)

دینی مدارس

دائمی جہاد کے اصلی مورچے ہیں۔ انہیں کسی حال میں بھی کمزور نہ ہونے دیں۔ مدرسہ تفہیم القرآن ہنگامی دور میں کافی مقروض ہوگیا ہے۔ مخیر حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔ عظمت تفہیمی ناظم مدرسہ تفہیم القرآن جھنگ صدر

قیامت کے دن

تمام نعمتوں کی پُوچھ ہوگی

حاجی کمال الدین مدرس کارپوریشن سکول محمود بوٹی - لاہور

اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ....
عَنِ النَّعِیۡمِ ۵

(دُنیاوی سامان پر) تفاخر نے تم کو (آخرت سے) غافل کر رکھا ہے - حتّٰی کہ تم (مرکر) قبرستان میں پہنچ جاتے ہیں - ہرگز (یہ چیزیں قابلِ فخر اور توجہ نہیں ہیں - تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی) معلوم ہو جائے گا (کہ دُنیا کیا تھی اور آخرت کیا ہے) پھر تم کو دُوسری دفعہ متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہرگز (یہ چیزیں قابلِ فخر و التفات) نہیں - تم کو بہت جلد (قبروں سے نکلتے ہی حشر میں) معلوم ہو جائے گا (اور تم کو تیسری دفعہ متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہرگز یہ چیزیں قابلِ فخر و التفات) نہیں - اگر تم یقینی طور پر (قرآن و حدیث سے اس بات کو) جان لیتے (کہ یہ چیزیں قابلِ تفاخر نہیں ہیں - جیسا کہ تم کو مرنے کے بعد اس کا یقین ہوا تو کبھی بھی ان میں مشغول نہ ہوتو) واللہ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے (وہ کوئی فرضی چیز نہیں ہے - دوبارہ تم سے تاکید ہے) پھر (کہا جاتا ہے کہ) واللہ تم اس کو ایسا دیکھو گے جو خود یقین ہے - (یعنی اس کا دیکھنا بالکل یقینی اور قطعی ہے) پھر اس دن تم سے ساری نعمتوں کی پوُچھ ہوگی (کہ اللہ کی نعمتوں کا کیا حق ادا کیا)

ان نعمتوں کے سوال کے متعلق بہت سی تفاصیل بہت سی احادیث میں آئی ہیں اور جتنی تفاصیل آئی ہیں وہ سب مثال کے طور پر ہیں - حق تعالیٰ شانہٗ کی نعمتوں کا جو ہر وقت ہر آن ہر آدمی پر بارش کی طرح سے برستی رہتی ہیں کون احاطہ یا شمار کر سکتا ہے اللہ پاک کا ارشاد بالکل حق ہے -

وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡھَا (پ ۱۴ نحل ع ۲)

ترجمہ: اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو شمار بھی نہیں کر سکتے -

ایک حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے یہ سورۃ تلاوت فرمائی - اور جب یہ پڑھا - ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ - پھر اس دن نعمتوں سے سوال کئے جاؤ گے - تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے رب کے سامنے تم سے ٹھنڈے پانی کا سوال کیا جائے گا - مکانوں کے سائے کا سوال کیا جائے گا - (کہ ہم نے دھوپ اور بارش سے بچنے کے لئے سایہ عطا کیا تھا) پیٹ بھرائی کھانے سے سوال کیا جائے گا - اعضاء کے صحیح سالم ہونے کا سوال کیا جائے گا - (کہ ہم نے ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کان وغیرہ صحیح سالم عطا کئے تھے ان کا کیا حق ادا کیا) میٹھی نیند سے سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ اگر تم نے کسی عورت سے منگنی چاہی - اور کسی اور شخص نے بھی اس عورت سے منگنی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے تم سے اس کا نکاح کرا دیا - تو اس سے بھی سوال ہوگا کہ یہ حق تعالیٰ کا تم پر احسان تھا کہ بیٹی والوں کے دل میں خدا تعالےٰ نے یہ بات ڈالی کہ وہ تم سے اس کا نکاح کریں - دوسرے سے نہ کریں - اور ان چیزوں کو جو اس حدیث میں ذکر کی گئیں - غور سے آدمی اندازہ کر سکتا ہے کہ اس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ شانہٗ کے کس قدر احسانات ہیں اور ان چیزوں میں امیر غریب سب ہی شریک ہیں - بلکہ کوئی ذی رُوح بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے اوپر اللہ تعالےٰ شانہٗ کے بے انتہا انعامات نہ برستے ہوں - ایک صحت اور اعضاء کی تندرستی ہی ایسی چیز ہے - اور اس سے بڑھ کر ہر وقت سانس کا آتے رہنا ہی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر وقت ہر زندہ کو میسّر ہے -

ایک اور حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب یہ سُورت نازل ہوئی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا - یا رسُول اللہ کون سی نعمتوں میں ہم ہیں جَو کی روٹی اور وہ بھی آدھی بھوک ملتی ہے - پیٹ بھر کر وہ بھی نہیں ملتی - تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ ان سے فرمائیں - کیا تم جوتا نہیں پہنتے - ٹھنڈا پانی نہیں پیتے - اللہ پاک کی چلائی ہوئی ہوا میں سانس نہیں لیتے - یہ آنکھوں کی بینائی - کانوں کی شنوائی - ہاتھ سے پکڑنے کی طاقت پاؤں سے چلنے پھرنے کی قوت کس کا عطیہ ہے - یہ بھی تو سب اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ہیں -

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جن نعمتوں کا سوال ہوگا وہ بدن کی صحت اور ٹھنڈا پانی ہے -

ایک حدیث میں ہے کہ جن نعمتوں کا سوال ہوگا - وہ روٹی کا ٹکڑا ہے - جس کو کھائے اور وہ پانی ہے - جس سے پیاس بجھائے - اور وہ کپڑے کا ٹکڑا ہے - جس سے بدن چھپاؤ -

ایک حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سخت دھوپ میں دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے - حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو وہ بھی اپنے گھر سے تشریف لائے اور حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ اس وقت کیسے آنا ہوا انہوں نے فرمایا کہ بھوک کی شدّت نے مجبور کیا - حضرت عمرؓ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس بے چینی نے مجھے بھی مجبور کیا - یہ دونوں اسی حال میں تھے کہ حضورؐ اپنے دولت کدے سے تشریف لائے - اور ان سے دریافت کیا کہ تم اس وقت کہاں سے آئے - انہوں نے عرض کیا کہ حضورؐ بھوک کی شدّت نے مجبور کیا - حضورؐ نے فرمایا کہ ایسی مجبوری سے میں بھی آیا ہوں - یہ تینوں حضرات اُٹھ کر حضرت ابوایوبؓ انصاری کے مکان پر تشریف لے گئے - وہ خود تو موجود نہیں تھے - اُن کی اہلیہ نے بہت خوشی کا اظہار کیا - حضورؐ نے دریافت کیا کہ ابوایوّب کہاں ہیں - بیوی نے عرض کیا کہ حضورؐ ابھی آتے ہیں - اتنے میں ابوایوّب آ گئے - اور جلدی سے کھجور کا ایک خوشہ توڑ کر لائے - حضورؐ نے فرمایا سارا خوشہ کیوں توڑ لائے - اس میں سے پکّی پکّی کیوں نہ چھانٹ لیں - عرض کیا - حضرت اس خیال سے توڑ لایا کہ پکی اور ادھ کچی اور خشک اور تر ہر قسم کی سامنے ہو جائیں - جس کی رغبت ہو، نوش فرمائیں ان حضرات نے ہر قسم کی کھجوریں اس خوشہ میں سے نوش فرمائیں - اتنی دیر میں ابوایوّبؓ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے جلدی سے کچھ حصّہ آگ پر بھونا کچھ ہانڈی میں پکایا - اور ان حضرات کے سامنے لا کر رکھا - حضورؐ نے ذرا سا گوشت ایک روٹی میں لپیٹ کر ابوایوّبؓ کو دیا کہ یہ فاطمہؓ کو دے آؤ - اس نے بھی کئی دن سے ایسی کوئی چیز نہیں کھائی - وہ جلدی سے دے آئے - ان حضرات نے گوشت روٹی کھایا - اس کے بعد حضورؐ نے ارشاد فرمایا - (اللہ کی اتنی نعمتیں کھائیں) گوشت اور روٹی اور کچی پکی کھجوریں یہ فرماتے ہوئے حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے - اور ارشاد فرمایا کہ یہی وہ نعمتیں ہیں جن سے قیامت میں سوال ہوگا - صحابہؓ کو یہ سن کر بڑا شاق ہوا (کہ ایسی سخت بھوک کی حالت میں یہ چیزیں بھی بازپُرس کے قابل ہیں) حضورؐ نے فرمایا بے شک ہیں - اور اس کی تلافی یہ ہے کہ جب شروع کرو تو بسم اللہ کے ساتھ شروع کرو - اور جب ختم کرو - تو یہ دُعا پڑھو -

الحمد اللّٰہ الذی ھُوَ اشبعنا وَ انعم علینا ——

تمام تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اُسی نے ہم کو (محض اپنے فضل سے) پیٹ

بھر کر عطا کیا۔ اور ہم پر انعام فرمایا۔ اور بہت زیادہ عطا کیا۔

اس مضمون کی بہت سی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ اُن کا ذکر اس وقت مقصود نہیں۔ اس جگہ تو صرف یہ دکھانا مقصود تھا کہ دُنیا کی ناپائیداری کو اس کے ناقابل التفات ہونے کو آخرت کے مقابلے میں اس کے بالکل ہیچ ہونے کو اس میں اشتغال کے باعث خسارہ ہونے اور انجام کار عذاب تک پہنچ جانے کو کس کثرت سے حق تعالیٰ شانہٗ نے کلام اللہ شریف میں فرمایا۔ اور بار بار اس پر تنبیہ فرمائی مگر کس قدر سخت حیرت اور غیرت کی بات ہے کہ جتنی زیادہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اس پر تنبیہ۔ اتنی ہی زیادہ ہماری طرف سے اس میں غفلت برتی جا رہی ہے۔ اس کے بعد اس پاک بارگاہ میں حاضری کا کیا منہ رہ جاتا ہے۔

بقیہ: تعلیمات نبوی کا اثر

عہد صدیقی میں دمشق میں جو لڑائی ہوئی تھی وہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہے۔ کفار کی فوج مسلمانوں کے مقابل میں اس قدر زیادہ تھی کہ دیکھنے والوں کو یہ یقین بھی نہیں ہو سکتا کہ مسلمان لڑنے آئے ہیں۔ کفار نے جب حملہ کیا۔ اور مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ عورتوں نے جب یہ رنگ دیکھا تو خولہ رضؓ بنت ازور اٹھیں اور شعلہ انگیز مختصر سی تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا۔

"بہنو! کیا تم یہ غیرت گوارا کر سکتی ہو کہ مشرکین دمشق کے قبضہ میں آ جاؤ؟ کیا تم شجاعت عرب کو داغدار بنانا چاہتی ہو؟ میرے نزدیک تو اس ذلت سے مرنا بہتر ہے"

یہ الفاظ نہ تھے بلکہ تیر تھے کہ جو مسلمان عورتوں کے دلوں میں پیوست ہو گئے وہ فوراً اٹھیں اور ٹڈی دل کی طرح دمشقیوں کی مسلح فوج میں کود پڑیں۔ اور آن کی آن میں تیس جوانمرد بہادر دمشقیوں کو خاک و خون میں تڑپتا چھوڑ آئیں۔

مؤرخ اوڈر ڈگبن جو کہ اسلام اور پیرو کاران اسلام کے شدید ترین دشمن ہیں وہ بھی اس موقع پر مسلمان عورتوں کی عفت و بہادری کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ وہ عورتیں ہیں جو شمشیر زنی، نیزہ بازی اور تیر اندازی میں ماہر تھیں۔ اس لئے نازک سے نازک موقع پر بھی یہ اپنے دامن کے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوتی تھیں۔

اسی طرح جنگِ یرموک میں جبکہ مسلمانوں کی بے سرو سامانی ہم ہزار فوج رومیوں کی باقاعدہ اور مسلح دو لاکھ فوج سے مقابلہ کے لئے میدان میں اتری تھی۔ عورتوں کا ایک معتد بہ حصہ شریک کار تھا۔ رومیوں نے اس زور کا جوابی حملہ کیا کہ زمین و آسمان لرز اٹھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر پھر آگے بڑھے اور پیہم حملے کرتے رہے۔ اس موقع پر حضرت معاویہؓ کی ماں ہندہ مردوں کو مخاطب کر کے کہتی تھی ——

یامعشر العرب نامرد بن جاؤ۔ اے عربو! نامرد بن جاؤ — نامرد!

حضرت خولہؓ یہ شعر پڑھ کر مسلمانوں کو غیرت دلاتی تھیں ؎

یاھاربًا عن نسوۃ تقیات
رمیت باسھم والمنیات

ترجمہ: اے بھاگنے والو! پاکدامن عورتوں سے تم موت اور تیر کے نشانے نہ بنو۔

اسی طرح سے ایک اور خطرناک موقع پر حضرت ام ابانؓ لڑتی جاتیں اور رجز پڑھ پڑھ کر فوج کو جوش دلاتی جاتی تھیں۔ جس سے فوج میں برق رفتار قوت پیدا ہو گئی تھی۔

بقیہ: انسان کو اپنی ......

کی طرف جھپٹتے ہیں۔ رخصتوں کا تتبع نہیں کرتے یا یوں ترجمہ کرو کہ اللہ کا کلام سن کر اُس کی بہتر بن باتوں کا اتباع کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی ساری باتیں بہتر ہی ہیں۔ کذا قال المفسرون۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک اور اس کا مطلب بیان کیا ہے "چلتے ہیں اُس کے نیک پر۔ یعنی حکم پر چلنا کہ اُس کو کرتے ہیں۔ اور منع پر چلنا کہ اس کو نہیں کرتے۔ اُس کا کرنا نیک ہے۔ اس کا نہ کرنا نیک ہے"

(۹) (اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ) یعنی کامیابی کا راستہ ان ہی کو ملا ہے۔ کیونکہ انہوں نے عقل سے کام لے کر توحید خالص اور انابت الی اللہ کا راستہ اختیار کیا۔ (باقی آئندہ)

بقیہ: بچوں کا صفحہ

کرتے وقت درود پاک بار بار پڑھنے کا حکم فرماتے۔ اس سیہ کار بندہ نے عرصہ دس سال تک حضرت رائپوریؒ کی خدمت میں کبھی آتے جاتے گذارا۔ مگر ہر وقت نماز باجماعت، ذکر اللہ اور درود پاک پڑھنے کا حکم دیتے رہے۔

آج جب ہم ان بزرگوں کی زندگی پر اور اپنی اس ذلیل و خوار زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو شرم سے گردن جھک جاتی ہے۔ ہماری تمنّاء محبت پونڈ، نوٹ، موٹریں، بنگلے، بڑے بڑے کارخانے، زمین خریدنے تک ہی محدود ہے۔ انگلستان میں عیسائی قوم سیرت نبویؐ کے خلاف لٹریچر چھاپ رہی ہے مگر ہم ۳ لاکھ مسلم مقیم انگلستان صرف پونڈ، نوٹ جمع کرنے کی فکر میں غرق ہیں۔ تحفظ ناموس ختم نبوتؐ پر ہم نے بہت بڑا اجتماع رکھا مگر چند لوگوں کے سوا کوئی نہ آیا۔ کیا ہماری محبت کا عملی ثبوت یہی ہے کہ ایک پونڈ کے لئے یا چند روپوں کے لئے ہم ہر کام کرتے ہیں مگر نماز کے لئے وقت نہیں نکالتے۔ کہ کپڑے پاک نہیں رہتے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہم گمراہ مسلمانوں کو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غرق کر دے۔

قابلِ تقلید عمل

سید ابراہیم غزنوی صاحب مینیجنگ پارٹنر کسان ٹیوب ویل انجینئرز (رجسٹرڈ) ۵۶ برانڈرتھ روڈ چوک دالگراں لاہور نے اپنی فیکٹری جو ہر قسم کی ضروری انجینئرنگ مشینری سے لیس ہے میں دفاعی سامان بنانے کے لئے اپنی خدمات بغیر کسی معاوضہ کے جہاد میں شمولیت اور مادرِ وطن کی حفاظت کے مدِنظر حکومت کو پیش کر دی ہیں۔ کمپنی کے ماہر انجینئرز سامان حکومت کی دی ہوئی تفصیل کے مطابق سامان تیار کریں گے۔

سید ابراہیم غزنوی نے مزید کہا ہے کہ ہمیں اس وقت ملکی دفاع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ملکی سالمیت کا گہرا تعلق ہے بلکہ اگر خدانخواستہ پاکستان کو معمولی سا نقصان بھی پہنچا تو پھر نہ ہم ہوں گے اور نہ یہ ہماری لمبی چوڑی فیکٹریاں، بلڈنگیں اور بنک بیلنس۔

غزنوی صاحب نے عوام کے جذبہ حب الوطنی کی بے حد تعریف کی مگر بڑے بڑے کارخانہ داروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ مستحکم دفاع کے لئے دفاعی سامان کی تیاری کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں حکومت کو اپنی خدمات پیش کریں۔ یقیناً یہ ان کی جہاد میں شمولیت ہو گی۔

حکومت پاکستان نے کسان انجینئرز کو لکھا ہے کہ وہ اس پیشکش کے لئے ممنون ہیں اور متعلقہ دفاتر کو مطلع کیا جا رہا ہے کہ وہ ضروری کاروائی کریں۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلو یا چک 379/ج ب کے اجراء پر حضرت مولانا عبید اللہ مدظلہ صاحب انور و مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کے

اہل علاقہ کے نام پیغامات

برادران محترم:۔ السّلام علیکم

آپ کے علاقہ میں تعلیم القرآن کے لئے مدرسہ عربیہ کے اجراء کا سن کر بہت مسرت حاصل ہوئی اللہ تعالےٰ آپ کی اس خدمت دین کو شرف قبولیت سے نوازے اور اہل علاقہ کی اصلاح و ہدایت کا اس کو مرکزی مدرسہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اور آج کل یہ ناچیز بھی خدمت قرآن حکیم میں مصروف ہے ان شاء اللہ جب بھی فرصت ہوئی آپ کے یہاں آنے کی کوشش کروں گا

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ

احقر عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور

۲۔ عوام کو چاہیئے کہ اجراء مدرسہ دینیہ میں مساعی رہیں یعنی کوشش کریں۔ یہ بھی بڑا جہاد ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو مدارس دینیہ کے اجراء کی توفیق دے۔ اور امداد کرنے والوں کے مال میں فراخی عطا فرمائے۔ آمین

محمد عبد اللہ درخواستی

بچوں کا صفحہ

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

راؤ شمشیر علی خان لندن

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو فرمایا کہ جنگ تبوک کے لئے چندہ جمع کریں۔ تمام صحابہ کرام رضؓ نے اپنی اپنی توفیق سے بھی بڑھ کر چندہ دیا۔ مگر جب سچے عاشق ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دریافت کیا گیا تو ابوبکر صدیق رضؓ نے عرض کی۔ اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں صرف میرے لئے اللہ تعالےٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی بس ہے۔ یہ تھا محبت رسول صلعم کا عملی پروگرام۔ عشق کی طوفانی لہروں میں غرق ہونے والے امیر المومنین حضرت عمر رضؓ نے اپنی زندگی کو سنتِ نبویؐ کے ایسے معیار پر چلایا کہ آج قلم یا دماغ وہ حقیقت لکھنے میں نہیں لا سکتا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضؓ نے اپنا پورا مال اس طرح کارِ نبوّت پر خرچ کیا کہ دنیا والے یہی سمجھتے تھے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ذاتی روپیہ ہے جو کہ حضرت عثمان غنی رضؓ کے پاس جمع کرایا ہوا ہے۔ اسی طرح سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے۔ جیسا کہ اپنا ذاتی روپیہ کسی سے وصول کر کے غریبوں میں تقسیم کر رہے ہوں — حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذاتی روپیہ یا کوئی چیز اپنی مالیت ہی نہ تھی۔ اسی طرح محبت کا عملی ثبوت پیش کرنے والے حضرت علی رضؓ نے اپنی زندگی کو کس بہادری اور سیرت نبویؐ میں ڈبویا ہوا تھا۔ کہ آج تاریخ ان کی محبت کا پورا خاکہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسی طرح حضرت خبیب رضؓ سولی کے تختے پر چڑھ جانا پسند کرتے ہیں مگر یہ گوارا نہیں ہے کہ محبوب کی شان میں کوئی غلط لفظ سنا جائے۔ حضرت امام حسین رضؓ نواسۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ اپنی گردن میدانِ کربلا میں شہید کرا سکتے ہیں مگر اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دین پر دھبہ نہیں آنے دیتے۔ اسی طرح یہ زندگی تو صحابہ کرامؓ کی ہے۔ جن کے ایمان کے معیار پر آج ۷۵ کروڑ مسلمانوں کا ایمان ایک پلڑے میں رکھا جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک صحابیؓ کا ایمان ایک پلڑے میں رکھا جائے تو ایک صحابی رضؓ کا پوری امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھاری ہے۔ اس کے بعد عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبے ہوئے بہت بزرگانِ دین دنیا میں پیدا ہوئے۔

ہمارے ایک بزرگ نے عرصہ دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام کیا اور کبھی بھی اپنے پاؤں میں جوتی نہیں ڈالی۔ معلوم کرنے پر بتایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے شہر کو اپنی ناپاک جوتیوں سے خراب کروں۔

اسی طرح مولانا حسین احمد مدنیؒ کو انگریز حکومت نے لالچ دیا کہ ترکوں کی یہ جنگ شریف حسین کے ساتھ جہاد ہے۔ اور مکہ مکرمہ مدینہ منورہ پر بم برسائے گئے یہ بھی جائز ہے۔ اس فتویٰ کے لگانے کا بدلہ لاکھوں روپیہ اور کسی ملک کا حاکم بنانے کا لالچ بھی برطانیہ نے دیا۔ مگر وہ سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ مجھے غیرت آتی ہے کہ دنیا کے لالچ طمع کے لئے اپنے نانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر گولیاں چلانے کا حکم صادر فرماؤں۔ اس سے بہتر میرے لئے جیل ہے۔ حکومت برطانیہ نے اُس پاکیزہ بزرگ کو مالٹا جیل میں قید رکھا۔ یہ ہمارے بزرگوں کی زندگی ہے۔

میرے پیرومرشد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے بار بار محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت تمام عمر ہم لوگوں کو ہدایت ہی فرمایا کرتے تھے۔ اصل اسلامی زندگی کی روح صرف سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت و عقیدت ہے۔ اسی لئے کسی کو مرید

(باقی ص۱۴ پر)

مسلمِ خوابیدہ سے

عاصی کاشمیری۔ میرپور (آزاد کشمیر)

تعصب کو مٹا ڈالو ذرا دیندار ہو جاؤ
غریبوں بے کسوں کے واسطے غمخوار ہو جاؤ

زمانہ ہو گیا ہے خوابِ غفلت میں پڑے تم کو
خدا کے واسطے اب خواب سے بیدار ہو جاؤ

مٹا دو اپنے دل سے مغربی تہذیب کے نقشے
خدا کی بندگی میں محو ہو دیندار ہو جاؤ

تمہارے امتحاں کا وقت پھر آیا زمانے میں
تم اپنی بزدلی کو چھوڑ دو کرّار ہو جاؤ

یہی دو راستے ہیں سربلندی کے زمانے میں
بنو غازی صحیح معنوں میں تم دیندار ہو جاؤ

کفن بردوش نکلو سر بکف نکلو جدھر نکلو
مئے وحدت کے متوالو ذرا سرشار ہو جاؤ

نہیں یہ وقت سونے کا نہیں یہ وقت غفلت کا
اٹھو عاصی ذرا اب خواب سے بیدار ہو جاؤ

★

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

ٹیلیفون ۶۷۵۴۵
چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۷۶۷/۹/۳۹-۲-۹ DD مورخہ ۲۴- اگست ۱۹۶۴ء